ولا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله اموات

سر الشهادتين

قد طبع في المطبع اللكنوي المنسوب الى منشي نولكشور

AsliAhleSunnet.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اعلم رحمك الله تعالى ان الكمالات التي تفرقت في
اسکو جانیے کہ جو کمالات اور خوبیان جدا جدا
الانبياء عليهم السلام قد اجتمعت في نبينا محمد صلى
اور پیغمبرون علیہم السلام مین تھین سو ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام مین
الله عليه وسلم فقد اعطي الخلافة كما اعطي ادم وداود
بالکل یکجا جمع ہو گئین چنانچہ حضرت کو خلافت ملی ف۲ جیسے آدم اور داود ف۳
عليهما السلام واعطي الملك كما اعطي سليمان عليه
علیہما السلام کو اور حضرت کو سلطنت ملی ف۴ جیسے سلیمان علیہ
السلام واعطي الحسن كما اعطي يوسف عليه السلام
السلام کو ف۵ اور حضرت مین حسن تھا ف۶ جیسا یوسف علیہ السلام مین ف۷
واعطي الخلة كما اعطي ابراهيم عليه السلام واعطي
اور حضرت مین خلت تھی ف۸ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام مین ف۹ اور حضرت سے
الكلام كما اعطي موسى عليه السلام واعطي العبادة
خدا ہم کلام ہوا ف۱۰ جیسے موسیٰ علیہ السلام سے ف۱۱ اور حضرت عابد تھے

AsliAhleSunnet.com

كما اعطي يونس عليه السلام واعطي الشكر كما اعطي

جیسے یونس علیہ السلام ف۱ اور حضرت بڑے شکر گزار تھے جیسے

نوح عليه السلام وقد زيد له كمالات اخر من انواع

نوح علیہ السلام ف۲ بلکہ انسے زیادہ حضرت میں اور کمالات تھے چنانچہ

الولايات والمحبوبية المطلقة والاصطفاء المطلق

ولایت ف۳ اور تصرفات ہر قسم کے اور سب طرح کی محبوبی ف۴ اور سب کاموں کی مقبولی

والرؤية والقرب الاتم والشفاعة العظمى والجهاد

اور دیدار الہی ف۵ اور نہایت خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری ف۶ اور کافروں سے

مع اعداء الله تعالى الى غير ذلك من الكمالات كالعلم

جہاد ف۷ سوا اسکے اور کمالات جیسے علم ف۸

الوسيع والعرفان الاتم والقضاء والفتيا والاجتهاد والاحتساب

بیشمار اور پورے سر کا عرفان ف۹ اور قضیے فیصل کرنا ف۱۰ اور فتوی دینا ف۱۱ اور اجتہاد ف۱۲ اور محتسبی

والقراءة وغيرها لكن بقي له كمال لم يحصل له بنفسه

ف۱۳ اور قرأت وغیرہ ف۱۴ لیکن آپ میں ایک کمال باقی رہ گیا تھا کہ حضرت کی ذات میں حاصل نہ تھا

وهي الشهادة والسر في عدم حصولها له بنفسه صلى الله

یعنے شہادت اور آپکی ذات میں اسکے حاصل نہونے کا بھید یہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ

عليه وسلم انه لو استشهد في الحرب لادى ذلك الى كسر

علیہ وسلم جنگ میں شہید ہوتے تو شوکت اسلام کی

شوكة الاسلام واختلال الدين في نظر العوام ولو استشهد

ٹوٹ جاتی اور دین میں عوام کے نزدیک خلل پڑ جاتا ف۱۵ اور اگر

غيلة وسرا كما وقع لبعض خلفائه لم يشتهر

ناگہان ف۱۶ چپکے سے شہید ہو جاتے جیسے حضرت کے بعض خلیفہ شہید ہوئے ف۱۷ تو آپکی شہادت

AslAhleSunnat.com

امر شهادته بل ولا تمت الشهادة لان تمام الشهادة ان
شہور نہوتی بلکہ پوری شہادت بہی نہوتی اسواسطے کہ پوری شہادت اسکا نام ہے کہ

يقتل الرجل في الغربة والكربة وان تعقر جواده ويلقى
آدمی مارا جاوے مسافری اور شقت مین اور اوسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور

جثته مطروحة ويقتل حوله جمع كثير من اعزة
اوسکی لاش میدان مین پڑی رہے اور اوسکے گرداگرد بہت لوگ باعزت

اصحابه واقاربه وان تنهب ماله وان تؤسر نسائه
یاروں اور قریبوں سے مارے جاوین اور مال اوسکا لوٹا جاوے اور اوسکی بیبیان اور یتیم لڑکے

وايتامه كل ذلك في ذات الله فاقتضت حكمة الله تعالى
قید مین گرفتار ہون اور یہ سب مصیبتین حضرت اللہ ہی کے واسطے ہون ف سو حکمت الہی اور اوسکی کارسازی نے چاہا

ان يلحق هذا الكمال العظيم بسائر كمالاته بعد وفاته
کہ ملجاوے یہ بڑا کمال حضرت کے کمالوں مین بعد آپکی وفات کے

وانقضاء ايام خلافته التي تنافي المغلوبية والمظلومية
وبعد گذرنے ایام خلافت کے کہ دبنا اور مظلومی اوسکے مناسب نہین

برجال من اهل بيته بل باقرب اقاربه واعز اولاده ومن
بواسطے بعضے مردوں اہل بیت کے بلکہ بواسطے اوس شخص کے جو سب سے زیادہ قریب ہو حضرت کے اقربا مین اور نہایت ہی عزیز ہو آپکی اولاد مین

يكون في حكم ابنائه حتى يلحق حالهم بحاله ويندرج
اور جو کہ بمنزلہ آپکے بیٹوں کے ہو تاکہ ملجاوے اونکا حال حضرت کے حال مین اور داخل ہو

كمالهم في كماله فتوجهت عناية الله تعالى بعد انقضاء
اونکا کمال حضرت کے کمال مین سو متوجہ ہوئی عنایت الہی بعد گذرنے

ايام الخلافة الى هذا الالحاق فاستنابت الحسنين
دنوں خلافت کے اس کمال کے ملانے پر تو نائب بنایا حسنین

[illegible]

AsliAhleSunnet.com

علیہما السلام مناب جدہما علیہ افضل الصلوات و

علیہما السلام کو نانا کے مقام پر اونپر برتر درود اور

التحیات وجعلتہما مرآتین لمد اخطیہ وخدین لجمالہ

رحمت اور دونوں کو دو آئینے بنائے پرتو کمال محمدی کے ف۱ اور دو رخسار مظہر جمال مصطفوی کے

ولما کانت الشہادۃ علی قسمین شہادۃ سر وشہادۃ علانیۃ

اور چونکہ شہادت دو قسم پر تھی ایک تو شہادت سری پوشیدہ اور دوسری شہادت آشکارا ف۲

قسمت علیہما فاختص السبط الاکبر بالقسم الاول لما

دونوں پر بٹ گئی تو مخصوص ہوئے بڑے صاحبزادے ف۳ پہلی قسم کے واسطے اور جو

کان امرہا مستورا لم یظہر ہا ذکر فی الوحی وابہم امرہا

وہ امر مخفی تھا جبرئیل علیہ السلام نے بھی اوسکو مذکور نہ کیا اور جب شہادت

عند الوقوع ایضا حتی وقعت علی یدی زوجتہ فی

واقع ہوئی تو بھی شبہہ ہی رہا یہانتک کہ یہ حرکت واقع ہوئی حرم خاص سے حالانکہ

الزوجۃ من علائق المحبۃ دون العداوۃ وکل ذلک

بی بی علاقوں محبت سے ہے نہ کہ عداوت سے اور یہ سب

لانہ مبنی علی الستر والاخفاء ولذلک لم یخبر بہ النبی

اس واسطے ہوا کہ اوس شہادت کی بنا پوشیدگی پر تھی اور اسی واسطے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صلی اللہ علیہ وسلم ولا امیر المومنین رضی اللہ تعالی

بھی اوسکی خبر نہ دی اور نہ امیر المومنین نے رضی اللہ تعالی

عنہ ولا غیرہما واختص السبط الاصغر بالقسم

عنہ نے ف۴ اور نہ کسی اور نے اور مخصوص ہوئے چھوٹے صاحبزادے ف۵ دوسری قسم

الثانی ولما کان مبنی امرہ علی الشہرۃ والاعلان انزل

کی شہادت سے ف۶ اور جو بنا اوسکی شہرت اور اعلان پر تھی

ف۱ تا کمال شہادت دونوں میں حصول کمالات نبوت کے آئینوں میں ظاہر ہو بعد ظہور تجلیات کے اور دونوں کا جامع

ف۲ اور بہ اجمال سب کا احوال ہے ۱۲

ف۳ یعنی جناب امام حسن علیہ السلام رضی اللہ تعالی عنہ

ف۴ کہ نوبت از ابتدا تا انتہا کب سے ہے ۱۲

ف۵ یعنی جناب امام حسین علیہ السلام

ف۶ پوشیدہ ہی رہا ہے ۱۲ ... شہادت ... ۱۲

AsliAhleSunnet.com

أَوَّلًا فِي الوَحْيِ عَلَى لِسَانِ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَيْرِهِ مِنَ
اول وحی مین زبان جبریل علیہ السلام وغیرہ

المَلَائِكَةِ ثُمَّ بِتَعْيِينِ المَكَانِ وَتَسْمِيَتِهِ وَتَعْيِينِ الزَّمَانِ
فرشتون پر اوسکا مذکور ہوا پھر پتا شہادت کے مکان کا ف اور اوسکا نام ف۲ اور پتا شہادت کے وقت کا

وَهُوَ رَأْسُ السِّتِّينَ ثُمَّ اشْتَهَرَ أَمْرُهُ وَأُعْلِنَ ذِكْرُهُ عَلَى لِسَانِ
یعنے انتہائے سنہ ساٹھ ہجری معلوم ہوا پھر اوسکا شہرہ بہت ہوا اور برملا ذکر کیا

أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ فِي سَفَرِهِ إِلَى صِفِّينَ ثُمَّ لَمَّا
امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے صفین کے سفر مین ف۳ پھر جب

وَقَعَتْ وَاقِعَةُ الشَّهَادَةِ اشْتَهَرَ أَمْرُهَا بِانْقِلَابِ التُّرْبَةِ
واقعہ شہادت کا واقع ہوا تو اسکا شہرہ اسطرح پر ہوا کہ مٹی

دَمًا وَأَمْطَارِ الدَّمِ مِنَ السَّمَاءِ وَهَتْفِ الهَوَاتِفِ بِالمَرَاثِي
خون ہو گئی ف۴ اور آسمان سے خون برسا اور آواز غیبی سے مرثیے سنے گئے ف۵

وَنَوْحِ الجِنِّ وَبُكَائِهِمْ وَطَوَافِ السِّبَاعِ حَافِظَاتِ الجُثَّتِهِ
اور نوحہ اور رونا جنون کا ف۶ اور گھومنا درندونکا گرد آپ کی لاش کے نگہبانی کے واسطے

وَدُخُولِ الحَيَّاتِ فِي مَنَاخِرِ قَاتِلِيهِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنْ أَسْبَابِ
اور سانپونکا گھسنا قاتلون کے نتھنون مین علی ہذا القیاس اور بھی شہرت کے اسباب

الشُّهْرَةِ لِيَطَّلِعَ الحَاضِرُونَ وَالغَائِبُونَ عَلَى وُقُوعِهَا بَلْ بِإِبْقَاءِ
تھے ف تاکہ حاضر اور غائب اس واقعہ جانگداز سے آگاہ ہوجاوین بلکہ باقی رکھنے

البُكَاءِ وَالحُزْنِ المُسْتَمِرِّ وَتَذَكُّرِ تِلْكَ الوَقَائِعِ الهَائِلَةِ
اس رنج والم کا اور مذکور ہونا ان مصائب دردناک کا

فِي أُمَّتِهِ إِلَى يَوْمِ القِيٰمَةِ فَقَدْ بَلَغَتْ نِهَايَةَ الشُّهْرَةِ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین تا قیامت غرض وہی ظاہری شہادت کا سو ہی سرکا شہرہ ہو گیا اس شہادت کو

AsliAhleSunnet.com

فِی الْمَلَأِ الْأَعْلٰی وَالْأَسْفَلِ وَالْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ
عالم بالا اور عالم خاک میں اور عالم غیب اور عالم شہادت میں اور جن اور آدمیوں میں

وَالنَّاطِقِ وَالصَّامِتِ إِذَا تَمَهَّدَتْ هٰذِهِ الْمُقَدَّمَةُ فَلْنَذْكُرْ
اور گویا اور خاموش میں ف۱ جب تمہید اس مقدمہ کی ہو چکی تو ہمکو لازم ہوا ذکر کرنا اوس کا

مَا يَتَعَلَّقُ بِهٰذَا الْبَابِ مَعَ الْإِشَارَةِ إِلٰی مَا مَهَّدْنَا مِنَ الْمُقَدِّمَةِ
جو علاقہ رکھتا ہے اس بات سے مع اشارہ اون مضامین کے کہ جنکا تمہید میں مذکور ہو چکا

فَنَقُولُ أَمَّا كَوْنُ السِّبْطَيْنِ ابْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
پس ہم کہتے ہیں کہ ہونا دونوں صاحبزادوں کا بیٹے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

وَسَلَّمَ فَلَهُ وَجْهَانِ الْأَوَّلُ أَنَّ ابْنَ الْبِنْتِ لَهُ حُكْمُ الْاِبْنِ وَلِهٰذَا
اس دعوے کی دو دلیلیں ہیں اول یہ کہ نواسہ بجائے بیٹے کے ہوتا ہے اور اسی جہت سے

يُعَدُّ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالثَّانِي التَّبَنِّي فَقَدْ
عیسے علیہ السلام بنی اسرائیل کہلائے ف۲ اور دوسری دلیل یہ کہ حضرت نے دونوں کو متبنی کیا تھا

ثَبَتَ بِطُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمَا
ف۳ چنانچہ بہت روایتوں سے ثابت ہوا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں ف۴

ابْنَايَ وَرَوٰی أَحْمَدُ فِي مُسْنَدِهٖ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ
میرے بیٹے ہیں اور روایت کی احمد نے اپنی کتاب مسند میں ابو اسحٰق سبیعی سے ف۵ اوسنے

هَانِئِ ابْنِ هَانِئٍ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
ہانی بن ہانی سے اوسنے امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے

قَالَ لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ
کہ جب پیدا ہوئے امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لائے جناب رسالت مآب

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرُونِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوهُ قُلْتُ
صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تمنے میں نے عرض کیا

AsliAhleSunnet.com

سمیتہ حربا قال بل ھو حسن فلما ولد الحسین قال اروني

نام رکھا ہے اوسکا عرض کیا حرب فرمایا حضرت نے بلکہ نام اسکا حسن ہے پھر جب پیدا ہوئے امام حسین علیہ السلام حضرت نے فرمایا دکھلاؤ

ابني ما سمیتموہ قلت حربا قال بل ھو حسین فلما ولد الثالث

میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے تم نے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام حسین ہے پھر جب پیدا ہوئے تیسرے صاحبزادے

قال اروني ابني ما سمیتموہ قلت حربا قال بل ھو

حضرت نے فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہے میں نے عرض کیا کہ حرب فرمایا حضرت نے بلکہ اسکا نام

محسن ثم قال اني سمیتھم باسماء ولد ھارون شبر

محسن ہے پھر حضرت نے ارشاد کیا کہ میں نے انکے نام رکھے ہیں اولاد ہارون علیہ السلام کے ناموں پر یعنی شبر

وشبیر ومشبر واخرجہ الطبراني في الکبیر والدارقطني

اور شبیر اور مشبر ف۲ اور اسی کو روایت کیا طبرانی نے اپنی معجم کبیر میں اور دار قطنی نے

في الافراد والحاکم والبیہقي وابن عساکر کلھم عن علي

کتاب الافراد میں اور حاکم اور بیہقی اور ابن عساکر نے سب نے حضرت علی

کرم اللہ وجھہ واخرج البغوي والطبراني عن سلمان

کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کیا محی السنہ بغوی اور طبرانی نے ایسے ہی مطلب کو سلمان فارسی

رضي اللہ تعالی عنہ مثلہ وفي القاموس شبر کبقم وشبیر

رضی اللہ تعالے عنہ سے اور قاموس میں ہے شبر بقم کے وزن پر اور شبیر

کقمیر ومشبر کمحدث ابناء ھارون علیہ السلام واما

قمیر کے وزن پر اور مشبر محدث کے وزن پر بیٹے ہیں ہارون علیہ السلام کے

کونھما مراتین لملاحظتہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن

ہونا حسنین کا آئینہ واسطے پرتو جمال محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے

وجھین الاول من جھۃ السیادۃ المطلقۃ فقد اخرج

دو دلیل سے ثابت ہے اول بجہت سیادت مطلقہ ف۳ چنانچہ روایت کی

AsliAhleSunnet.com

النَّسائِيُّ وَالرُّويانِيُّ وَالضِّياءُ عَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبُو يَعْلٰى عَنْ

نسائی اور رویانی اور ضیاء مقدسی نے حذیفہ رضہ سے اور ابو یعلی نے

اَبِي سَعِيدٍ وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنُ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ

ابی سعید سے اور ابن ماجہ نے عبد اللہ بن عمر سے اور ابن عدی نے عبد اللہ بن

مَسْعُودٍ وَاَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ وَالطَّبَرانِيُّ فِي الْكَبِيرِ عَنْ عُمَرَ

مسعود سے اور روایت کی ابو نعیم نے علی مرتضیٰ سے اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر فاروق رضہ سے

وَجَابِرٍ وَالْبَرَاءِ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

اور جابر اور براء اور اسامہ بن زید اور مالک بن حویرث سے

وَالدَّيْلَمِيُّ عَنْ اَنَسٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ

اور دیلمی نے انس سے اور روایت کی ابن عساکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضہ عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن

عَبَّاسٍ وَاَبِي رِمْثَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عباس اور ابی رمثہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَزَادَ ابْنُ

کہ حسن اور حسین سردار ہیں بہشتی جوانوں کے ف ۱ اور ابن

مَاجَةَ وَغَيْرُهُ وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا وَعِنْدَ الطَّبَرانِيِّ وَاَبُوهُمَا

ماجہ وغیرہ نے اتنی روایت زیادہ کی ہے کہ باپ ان دونوں کا بہتر ہے ان دونوں سے اور طبرانی نے یہ بڑھایا ہے کہ باپ ان دونوں کا

اَفْضَلُ مِنْهُمَا وَزَادَ الْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَغَيْرُهُمَا اِلَّا ابْنَيِ

انسے فاضلتر ہے اور حاکم اور ابن حبان وغیرہ نے اتنی روایت اور بھی زیادہ کی ہے

الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا وَمِنْ مُتَفَرِّعَاتِ

سوا دو خالائی بھائیوں کے یعنی عیسی بن مریم اور یحیی بن زکریا اور اس آئینہ محمدی ہونے کا

هٰذِهِ الْمِرْاٰتِيَّةِ كَوْنُ مَحَبَّتِهِمَا مَحَبَّتَهُ وَبُغْضِهِمَا بُغْضَهُ صَلَّى

یہ اثر ہے کہ محبت حسنین رضہ بعینہ محبت رسول خدا ہے اور عداوت انکی گویا حضرت صلی اللہ

ف ۱ یہ حدیث بسیار وجوہ متواتر کی ہے اٹھارہ صحابیون سے دوسرے صحابہ کبار سے اسکا زیادہ کی عدد کو پہونچتی ہے ۱۲ از شرح سر الشہادتین

عليه وآله وسلم كما هو في رواية ابن عساكر وغيره عن
علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ہے چنانچہ روایت کی ابن عساکر وغیرہ نے عبد اللہ بن

ابن عباس من احبهما فقد احبني ومن ابغضهما فقد ابغضني
عباس سے کہ حضرت نے فرمایا جسنے حسنینؑ سے محبت رکھی تو اوسنے مجھسے رکھی اور جسنے اونسے عداوت رکھی مجھسے رکھی ف۱ ثانی

والثاني من جهة مشابهة الصورة فانهما كانا كالتصوير
اور دوسری وجہ مشابہت ظاہری ہے گویا کہ حسنینؑ حضرت کی دو تصویر تھے

له في الظاهر ايضاً فقد اخرج البخاري عن انس قال لم يكن
ظاہر میں ف۲ چنانچہ روایت کی بخاری نے انسؓ سے کہ نہ تھا

احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي
کوئی مشابہ تر ساتھ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن بن علیؑ

عليهما السلام وقال في الحسين ايضاً كان اشبههم برسول
علیہما السلام سے اور حسینؑ ابن علیؑ میں بھی کہا کہ سب سے زیادہ مشابہ تھے ساتھ رسول

الله صلى الله عليه وسلم وروى هذا الحديث مفصلاً الترمذي
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ف۳ اور اس حدیث کو ترمذی نے مفصل

عن علي كرم الله وجهه وصححه قال الحسن اشبه برسول الله
جناب امیر کرم اللہ وجہہ سے بہت صحیح نقل کیا ہے کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ حسنؑ بہت مشابہ ہیں حضرت رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ما بين الصدر الى الرأس والحسين
صلے اللہ علیہ وسلم کے چھاتی سے سر تک اور حسینؑ

اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم فيما كان اسفل من ذلك
بہت مشابہ ہیں حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سینے سے قدم تک ف۴

واخرج الترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ الحسن
اور روایت کی ترمذی نے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حسنینؑ کو اوٹھا لیا

ف۱ اور جو کہ دوستی حسنینؑ کی بعینہٖ دوستی خدا کی ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے پس حسنینؑ کی محبت محبت خدا ہے اور بغض حسنینؑ بغض خدا ہے ۱۲ تحریر الشہادتین

ف۲ یعنی جیسا اخلاق میں حسنینؑ مشابہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ویسا ہی ظاہر صورت میں بھی مشابہت رکھتے تھے ۱۲ تحریر

ف۳ ... تحریر الشہادتین

ف۴ ... فان ... رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...

ف۵ ... نظاہر ... بخاری ... ۱۲ تحریر الشہادتین

AsliAhleSunnet.com

والحسين فقال من احبني واحب هذين واباهما وامهما

اور فرمایا کہ جو مجکو دوست رکھیگا اور ان دونونکو دوست رکھیگا اور انکے ماں باپ کو

كان معي في درجتي يوم القيمة وقال هذا حديث منكر

دوست رکھیگا تو وہ شخص میرے ساتھ ہوگا روز قیامت بیچ اور کہا یہ حدیث منکر ہے ف۱

وقال جعفر بن محمد عن ابيه قال حج الحسن خمس عشر

اور روایت کی امام جعفر صادق رضی نے اپنے باپ امام محمد باقر سے کہ امام حسن علیہ السلام نے پندرہ

حجة ماشيا ونجائبه تقاد بين يديه وخرج من ماله

حج پیادہ کیئے اور آپ کے اپنے کوتل گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے ف۲ اور دو واری تمام مال

لله مرتين وقاسم لله ماله ثلث مرات حتى انه كان يعطي

خدا کی راہ میں دیڈالا اور تین بار آدھا آدھا مال راہ خدا میں تقسیم کیا یہانتک کہ ایک دے ڈالا

نعلا ويمسك نعلا ويعطي خفا ويمسك خفا وكان وفاته

جوتہ اور ایک رکھا اور ایک موزہ دیا اور ایک رکھا ف۳ اور وفات ہوئی امام حسن

رضي الله تعالى عنه سنة تسع واربعين ٤٩ على

رضی اللہ تعالے عنہ کی سنہ اونچاس ہجری میں

ارجح الاقوال في اول ربيع الاول او في اخر صفر وهو

بروایت قوی اول ربیع الاول کو یا آخر صفر میں اور یہی

المشهور وسبب موته ان زوجته جعدة بنت الاشعث

مشہور ہے ف۴ اور سبب وفات جناب امام حسن علیہ السلام کا یہ ہوا کہ آپکی حرم جعدہ بنت اشعث

بن قيس سمته باغواء يزيد بن معاوية وكان يزيد ضمن

بن قیس نے زہر دیا آپ کو باغوائے یزید شقی ابن معاویہ کے اور یزید نے

لها ان يتزوجها ففعلت فمرض الحسن رضي الله تعالى

اس بات پر اوسکے ساتھ نکاح کا وعدہ کیا تھا پھر اوسنے ویسا ہی کیا ف۵ تو بیمار رہے حسن رضی اللہ تعالے

AsliAhleSunnet.com

عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ مَاتَ فَبَعَثَتْ جَعْدَةُ اِلٰى يَزِيْدَ
عنہ چالیس روز پھر انتقال فرمایا بعد اوسکے جعدہ نے یزید پلید کو
تَسْئَلُهُ الْوَفَاءَ بِمَا وَعَدَهَا فَقَالَ اِنَّا لَمْ نَكُنْ نَرْضَاكِ لِلْحَسَنِ اَفَنَرْضَاكِ
پیغام بھیجا کہ اپنا وعدہ پورا کرے تو یزید نے جواب دیا کہ ہم تجھے راضی کہ تو حسن کے پاس رہے بھلا اپنی جان کے واسطے
لِاَنْفُسِنَا فَصَارَتْ مِمَّنْ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ
ہم کب راضی ہونگے سو ہوگئی وہ کمبخت اون لوگوں سے جنھوں نے دین و دنیا دونوں برباد کیے اور یہی ہے
الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ وَكَانَ مَرَضُهُ الْاِسْهَالَ الْكَبِدِيَّ وَتَقَطُّعَ
نقصان ہے صریح اور آپ کی بیماری یہ تھی جگر اور انتڑیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر دستوں میں
الْاَمْعَاءِ وَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
نکلتی تھیں اور جب آپکو وفات ہونے لگی تو جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ
عَنْهُ فَقَالَ اَىْ اَخِىْ مَنْ صَاحِبُكَ قَالَ تُرِيْدُ قَتْلَهُ قَالَ نَعَمْ
عنہ نے آکے پوچھا کہ اے بھائی میرے تیرے پاس کون تھا جسنے یہ حرکت کی ف۱ امام حسن نے فرمایا کہ تم اوسکو مارا
قَالَ لَئِنْ كَانَ صَاحِبِىَ الَّذِىْ اَظُنُّ اللّٰهُ اَشَدُّ لَهُ نِقْمَةً وَاِنْ
امام حسن نے فرمایا کہ اگر وہی ہے قاتل میرا جو میرے گمان میں ہے تو اللہ بڑا سخت بدلا لینے والا ہے ف۳ اور اگر وہ قاتل
لَمْ يَكُنْهُ مَا اُحِبُّ اَنْ تَقْتُلَ لِىْ بَرِيْئًا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ سُقِيْتُ السَّمَّ
نہیں جسپر میرا گمان ہے تو میں نہیں چاہتا کہ تم بے گناہ کو مارو میرے واسطے بعد اسکے امام حسن نے فرمایا کہ مجھکو کتنی بار زہر
مِرَارًا وَمَا سُقِيْتُ مَرَّةً اَشَدَّ مِنْ هٰذِهٖ وَكَانَ عُمْرُهُ الشَّرِيْفُ
پلایا ہے پر ایسا سخت کبھی نہیں پلایا ف۴ اور تھی عمر شریف آپ کی
خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَسِتَّةَ اَشْهُرٍ اِلَّا اَيَّامًا وَقَدْ وُلِدَ
ساڑھے پینتالیس برس کی کچھ دن کم اور آپ پیدا ہوئے
لِلنِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلٰثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ عَلَى الصَّحِيْحِ
پندرھویں شعبان سنہ تین ہجری میں بموجب روایت صحیح کے

AsliAhleSunnet.com

وَقِيلَ فِي رَمَضَانَ هٰذَا مَا يَتَعَلَّقُ بِالشَّهَادَةِ السِّرِّيَّةِ الَّتِي

اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ رمضان میں ہوئے فا یہ ماجرا شہادت مخفی کا تھا جو

اُخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْأَكْبَرُ وَأَمَّا الشَّهَادَةُ الْجَهْرِيَّةُ الَّتِي

بڑے صاحبزادے کو مخصوص ہوئی تھی اور شہادت ظاہری جو

اُخْتُصَّ بِهَا السِّبْطُ الْأَصْغَرُ فَهِيَ مِنْ أَكْبَرِ الْوَقَائِعِ

مخصوص ہوئی چھوٹے صاحبزادے کو سو وہ بڑا

الْمَشْهُورَةِ وَسَبَبُ شُهْرَتِهَا كَوْنُهَا جَهْرِيَّةً وَسَبَبُهَا أَنَّهُ

مشہور ہے اور شہرت کا سبب یہ ہے کہ اوسکا نام ہے شہادت ظاہری اور سبب شہادت کا یہ ہوا

لَمَّا تَمَلَّكَ يَزِيدُ وَتَسَلْطَنَ وَذٰلِكَ فِي رَجَبٍ سَنَةَ سِتِّينَ

کہ جب یزید پلید مالک اور بادشاہ بنا ماہ رجب سنہ ساٹھ ہجری میں

بِدِمَشْقَ كَتَبَ إِلَى الْأَقَالِيمِ لِأَخْذِ الْبَيْعَةِ لَهُ وَكَتَبَ إِلَى

شہر دمشق میں تو اوسنے نامے لکھے سب ملکوں میں بیعت لینے کے واسطے اور لکھا

عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ أَنْ يَأْخُذَ الْبَيْعَةَ مِنَ

عامل کو جو مدینے میں تھا یعنے ولید بن عقبہ کہ بیعت لیوے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَامْتَنَعَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حسین علیہ السلام سے سو انکار کیا حسین علیہ السلام نے

مِنْ بَيْعَتِهِ لِأَنَّهُ كَانَ فَاسِقًا مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ ظَالِمًا وَخَرَجَ

اوسکی بیعت سے اسواسطے کہ تھا یزید مرد فاسق شرابی ظالم اور کوچ کیا

الْحُسَيْنُ إِلَى مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَعْبَانَ فَدَخَلَ مَكَّةَ

امام حسین علیہ السلام نے مکے کیطرف چوتھی تاریخ شعبان کے پھر مکے میں پہونچے

وَأَقَامَ بِهَا وَلَمَّا وَصَلَ الْخَبَرُ إِلَى أَهْلِ كُوفَةَ اتَّفَقَ مِنْهُمْ جَمْعٌ

اور وہاں ٹھیرے اور جب یہ خبر کوفے والوں کو پہونچی تو اتفاق کیا اونمیں بہت گروہ نے

AsliAhleSunnet.com

فَاَتَوْا بِهَانِیْٔ بْنِ عُرْوَةَ فَحَبَسَهٗ وَحَبَسَ جَمِیْعَ رُؤَسَاۗءِ الْكُوْفَةِ
سو وہ پکڑ لائے ہانی بن عروہ کو پھر اوسکو قید کیا اور قید کیا سب رئیسون کوفے کو

عِنْدَهٗ فِی الْقَصْرِ وَاَتَی الْخَبَرُ مُسْلِمًا فَنَادٰی بِشِعَارِهٖ فَاجْتَمَعَ
اپنے پاس ایک محل بیچ اور جب مسلم کو یہ خبر پہونچی تو پکارا مسلم نے اپنے گروہ کو سو جمع ہوئی

مَعَهٗ اَرْبَعُوْنَ اَلْفًا وَاَحَاطُوْا حَوْلَ الْقَصْرِ فَاَمَرَ عُبَیْدُ اللّٰهِ
اوسکے ساتھ چالیس ہزار اور گھیر لیا اونھون نے اوس محل کو سے پھر حکم کیا عبید اللہ بن زیاد نے

الْاُسَارٰی مِنْ رُؤُسَاۗءِ الْكُوْفَةِ اَنْ یُّكَلِّمُوْا عَشَاۗئِرَهُمْ
قیدی رئیسون کوفے کو تا سمجھا دین اپنے لوگونکو

وَیَرُدُّوْهُمْ عَنْ رِفَاقَةِ مُسْلِمٍ فَكَلَّمُوْهُمْ فَتَفَرَّقُوْا كُلُّهُمْ
اور پھیرین اونکو رفاقت سے مسلم کی چنانچہ اونکے سمجھانے سے تتر بتر ہوگئے سب لوگ

وَاَمْسٰی مُسْلِمٌ فِیْ خَمْسِ مِائَةٍ فَلَمَّا اخْتَلَطَ الظَّلَامُ ذَهَبَ
اور شام تک ساتھ رہ گئے مسلم کے فقط پانسو آدمی جب اندھیرا ہوا تو چنپت ہوئے

اُولٰۗئِكَ اَیْضًا وَبَقِیَ مُسْلِمٌ وَحْدَهٗ فَتَرَدَّدَ فِی الطَّرِیْقِ فَاَتٰی
وہ بھی ف۱ اور مسلم اکیلے رہ گئے تو متردد ہوئے راہ مین ف۲ پھر پہونچے

مَنْزِلَ امْرَاَةٍ فَاسْتَسْقَاهَا فَسَقَتْهُ وَاَدْخَلَتْهُ فِیْ مَنْزِلِهَا
ایک عورت کے گھر پر ف۳ اوس سے پانی مانگا سو اوس نیک بخت نے پانی پلایا اور چھپا رکھا مسلم کو اپنے گھر مین

وَكَانَ ابْنُهَا مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ فَانْطَلَقَ فَاَخْبَرَ مُحَمَّدًا
اور تھا بیٹا اوس عورت کا چیلہ محمد بن اشعث کا اوسنے جاکر اپنے میان کو خبر دی

وَاَخْبَرَ مُحَمَّدٌ عُبَیْدَ اللّٰهِ فَبَعَثَ عُبَیْدُ اللّٰهِ عَمْرَو بْنَ حُرَیْثٍ
اور اوسنے عبید اللہ بن زیاد سے یہ حال کہا پھر بھیجا عبید اللہ بن زیاد نے عمرو بن حریث

صَاحِبَ الشُّرْطَةِ وَمُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ فَاَحَاطَا بِالدَّارِ فَخَرَجَ
کوفے کے کوتوال کو اور محمد بن اشعث کو سو اونھنے جاکر گھیر لیا گھر کو تو نکلے

مُسْلِمٌ بِسَيْفِهِ يُقاتِلُهُمْ فَأَتاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ الْأَمانَ
مسلم اپنی تلوار لیکر اور لڑنے لگے پھر دی مسلم کو محمد بن اشعث نے امان

فَجاءَ بِهِ إِلى عُبَيْدِ اللهِ فَضُرِبَ عُنُقُهُ وَأُلْقِيَ جُثَّتُهُ إِلى النّاسِ
اور لے گیا پاس عبید اللہ بن زیاد کے سو اوس شقی نے گردن مارا مسلم مظلوم کو اور ان کی لاش ڈلوا دی لوگوں کے روبرو

وَصُلِبَ هانِئٌ وَكانَ ذلِكَ لِثَلاثٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ
اور سولی دیا ہانی کو اور تھا یہ واقعہ تیسری تاریخ ذی حجہ

سَنَةَ سِتِّينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَتَلَ عُبَيْدُ اللهِ مُحَمَّدًا وَإِبْراهِيمَ
سنہ ساٹھ ہجری میں اور شہید کیا ابن زیاد نے محمد اور ابراہیم

ابْنَيْ مُسْلِمٍ أَيْضًا مَعَهُ وَفِي ذلِكَ الْيَوْمِ خَرَجَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ
دونوں بیٹوں مسلم کو ساتھ اون کے اور جس دن مسلم شہید ہوئے اوسی دن چلے جناب حسین علیہ

السَّلامُ مِنْ مَكَّةَ إِلى الْكُوفَةِ وَقِيلَ كانَ خُرُوجُهُ يَوْمَ
السلام مکے سے کوفے کی طرف ف۲ اور بعضوں نے کہا ہے کہ روانہ ہوئے آٹھویں

التَّرْوِيَةِ وَكانَ سَبَبُ خُرُوجِهِ أَنَّ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ كانَ
ذی حجہ کو اور سبب روانگی کا یہ ہوا کہ مسلم بن عقیل نے بتاکید

قَدْ كَتَبَ إِلَيْهِ يَلْتَمِسُ قُدُومَهُ وَلَمّا تَجَهَّزَ بِالْخُرُوجِ مَنَعَهُ
لکھا تھا کہ یہاں تشریف لائیے ف۳ اور جب آپنے تیاری کی چلنے کی منع کیا اونکو

عَنْ ذلِكَ ابْنُ عَبّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ وَجابِرٌ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ
اس سفر سے عبد اللہ بن عباسؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور جابر اور ابو سعید خدری

وَأَبُو واقِدٍ اللَّيْثِيُّ فَلَمْ يَمْتَنِعْ مِنْهُمْ وَقالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبِي
اور ابو واقد لیثی نے ف۴ سو نہ مانا امام نے اون کے منع کو اور فرمایا کہ سنا ہے میں نے والد علی مرتضیٰ کو

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَبْشًا
کہتے تھے کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے

AsliAhleSunnet.com

يستحل به مكة فلا اكون انا ذلك الكبش وسار مع اثنين

بے حرمتی کعبے کی ہووے گی سو کہیں میں ہی نہ ہوں وہ مینڈھا اور کوچ کیا امام نے

وثمانين نفسا من اهل بيته وشيعته ومواليه فسمع في

بیاسی آدمیوں کے ساتھ کہ وہ آپکے گھر والے اور خادم اور غلام تھے پھر امام نے

اثناء الطريق بقتل مسلم وتفرق جماعته فقصد

راہ میں خبر سنی شہادت مسلم کی اور چھوٹ جانے گروہ کی تو آپ نے

الرجوع فقال بنو عقيل والله لا نرجع حتى نصيب بثارنا

پلٹنے کا ارادہ کیا سو کہنے لگے مسلم کے بھائی کہ واللہ ہم نہیں پلٹنے کے یہانتک کہ ہم اپنا بدلا پاویں

او نقتل فقال الحسين عليه السلام لا خير في الحيوة بعدكم

یا مارے جاویں تب فرمایا امام حسین علیہ السلام نے کہ کچھ خوبی نہیں زندگی میں تمہارے بعد

ثم سار نحو العراق حتى اذا كان على مرحلتين من الكوفة

پھر امام چلے عراق کی طرف یہانتک کہ جب دو منزل رہ گیا کوفہ

لقيه الحر بن يزيد الرياحي ومعه الف فارس من اصحاب

آملا امام کو حر بن یزید ریاحی اور اوسکے ساتھ ہزار سوار تھے ابن زیاد کے ساتھ والے

ابن زياد شاكي السلاح فقال للحسين عليه السلام ان عبيد الله

ہتیار بند سو کہا حر نے امام حسین علیہ السلام سے کہ مجھکو عبید اللہ

ابن زياد قد ارسلني اليك وامرني ان لا افارقك حتى اقدم

ابن زیاد نے بھیجا ہے آپکے پاس اور مجھکو حکم دیا ہے کہ نہ چھوڑوں آپکو یہانتک کہ اوسکے

بك اليه وانا والله كاره فقال له الحسين عليه السلام

پاس لیجاؤں اور واللہ میں مجبور ہوں تو فرمایا امام حسین علیہ السلام نے

اني لم اقدم هذا البلد حتى اتتني كتب اهله وقدمت

کہ میں نہیں اس شہر کو آیا یہانتک کہ میرے پاس بہت سے خط اور پیغامی

AsliAhleSunnet.com

علی رسلهم وانتم من اهل الکوفة فان دمتم علی بیعتکم

اس شہر کے بھوئیجے اور تم کوفے کے رہنے والے ہو سو اگر تم قائم رہو اپنی بیعت اور اقرار پر

دخلت مصرکم والا انصرفت فقال له الحر والله ما اعلم

تو مین چلون تمھارے شہر مین اور نہین تو پلٹ جاؤن حرنے کہا واللہ مجکو خبر نہین

هذه الکتب ولا الرسل ولا یمکنني الرجوع الی الکوفة

ان خطون کی اور نہ پیغامیون کی اور مین پلٹ بھی نہین سکتا کوفے کی طرف

فلا افارقك او اقدم بك الیه وطال الکلام بینهما

سو مین اب نہین چھوڑنے کا یہانتک کہ آپکو اوسکے پاس لیچلون ف اور بہت سی گفتگو درمیان دونون کے ہوئی ف

فانحرف الحسین عن طریق الکوفة ونزل بکربلاء

تو مڑے امام حسین ع کوفے کی راہ سے اور کربلا مین جاکر اوترے

فی الیوم الثانی من المحرم سنة احدی وستین ولما

دوسری تاریخ محرم سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری مین اور جب

نزل بها سأل عن اسمها فقیل هذا موضع یقال له کربلاء

وہان اوترے پوچھا اس جگہہ کا کیا نام ہے لوگون نے کہا اسکو کربلا کہتے ہین

فقال هذا موضع کرب وبلاء فنزل القوم وحطوا الاثقال

فرمایا یہ جگہہ ہے رنج اور بلا کی پھر اوترے سب لوگ اور اوتار رکھے بوجھ

ونزل الحر وجیشه قبالة الحسین علیه السلام بارض

اور اوترا حر مع اپنے لشکر روبرو امام حسین علیه السلام کے زمین

کربلاء ثم کتب ابن زیاد کتابا الی الحسین علیه السلام

کربلا پر پھر لکھہ بھیجا ابن زیاد نے ایک خط امام حسین علیه السلام کو

یطالبه الی بیعة یزید فلما ورد الکتاب علی الحسین

کہ بیعت کر لیجیے یزید کی پھر جب خط پہونچا امام حسین علیه السلام کے پاس

AsliAhleSunnet.com

فقرأه والقاه وقال عليه السلام للرسول ماله عندي جواب

اور آپ نے اوسے پڑھا ہاتھ سے ڈالدیا اور فرمایا امام حسین علیہ السلام نے ایلچی سے کہ اسکا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے

فرجع الرسول الى ابن زياد فاشتد غضبه وجمع الناس

سو پھر گیا ایلچی ابن زیاد کے پاس تو یہ جواب سنکر بھڑک اوٹھا غصہ ابن زیاد کا اور لوگوں کو جمع کیا

وجهز العساكر وجعل مقدمها عمر بن سعد وكان واليا

اور فوجیں تیار کیں اور اونکا سپہ سالار بنایا عمر ابن سعد کو اور تھا عمر بن سعد

على الري فاستعفى من خروجه الى قتال الحسين فقال

ملک رے کا حاکم سو اوسنے پہلو تہی کی امام کی طرف جانے سے واسطے لڑائی کے تو کہا

له ابن زياد اما ان تخرج واما ان تترك ولاية الري

ابن زیاد نے یا تو لڑنے کو جا یا چھوڑ دے حکومت رے کی

وتقعد في بيتك فاختار ولاية الري وطلع الى قتال الحسين

اور بیٹھ رہ گھر میں اپنے سو اوسنے حکومت رے کی اختیار کی اور امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو چلا

بالعساكر فما زال ابن زياد يجهز مقدما ومعه طائفة من

فوج لیکر سو ابن زیاد بد نہاد بھیجتا گیا ایک ایک سردار اور اوسکے ساتھ تھوڑا

الناس الى ان اجتمع عند عمر بن سعد اثنان وعشرون

لشکر یہانتک کہ جمع ہو گئے عمر بن سعد کے پاس بائیس

الفا ما بين فارس وراجل فنزلوا بشاطئ الفرات فحالوا

ہزار سوار اور پیادے اور اوترے کنارے دریائے فرات کے اور حائل ہو گئے

بين الماء وبين الحسين عليه السلام واصحابه وكان اكثر

پانی میں اور امام حسین علیہ السلام کے لوگوں میں ف اور اکثر

من خرج معه لقتال الحسين عليه السلام هم الذين كاتبوا

عمر سعد کے ہمراہ امام حسین علیہ السلام سے لڑنے کو وہی آئے تھے جن لوگوں نے آپکو خط بھیجے

AsliAhleSunnet.com

وبايعوا الحسين عليه السلام فلما تيقن ان القوم مقاتلوه

اور بیعت کی تھی ف۱ پھر جب امام کو یقین ہوا کہ لوگ اب لڑنے ہیں لگے

امر اصحابه فاحتفروا حفرة شبيهة بالخندق حول العسكر

حکم دیا اپنے یاروں کو تو اونھوں نے کھودا ایک گڑھا بطور خندق گرد لشکر کے

وجعلوا لها جهة واحدة يكون القتال منها وركب عسكر

اور اوسکا صرف ایک دروازہ رکھا کہ اوس سے نکلکر لڑیں ف۲ اور سوار ہوا لشکر

ابن سعد واحدقوا بالحسين وزحفوا واقتتلوا ولم يزل

ابن سعد کا اور گرد کیا گرد امام حسین علیہ السلام کے اور ہجوم کرکے قتل کرنا شروع کیا

يقتل من اهل الحسين عليه السلام واصحابه الواحد بعد

ف۳ اور شہید ہونے لگے امام حسین علیہ السلام کے گھر والے اور ساتھی ایک ایک کرکے بعد

واحد الى ان قتل منهم ما ينيف على خمسين رجلا فعند

یہانتک کہ شہید ہوگئے اونمیں زیادہ پچاس آدمیوں سے پھر تب

ذلك صاح الحسين عليه السلام اما من مغيث يغيثنا

چلا اوٹھے امام حسین علیہ السلام کہ کیا کوئی فریادرس بھی ہے کہ اللہ کے واسطے

لوجه الله اما من ذاب يذب عن حرم رسول الله صلى الله

ہماری فریاد کو پہونچے کوئی ہے بچانے والا کہ بچاوے حرم رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم فاذا بالحر بن يزيد الرياحي الذي تقدم ذكره

علیہ وسلم کو ف۴ سو یہ سنکر ناگہاں حر بن یزید ریاحی جسکا ذکر آگے ہو چکا

قد اقبل على فرسه اليه وقال يا ابن رسول الله اني كنت اول

آگے بڑھے اپنے گھوڑے پر سوار امام حسین علیہ السلام پاس ف۵ اور کہنے لگا ای فرزند رسول اللہ میں

من خرج عليك وانا الان في حزبك فمرني ان اكون

نکلا تھا آپ سے لڑنے کو اور اب میں سو ہی آپکے گروہ میں آگیا جو مجھکو اجازت دیجئے کہ ہوں

AsliAhleSunnet.com

مقتولا فی نصرتک لعلی انال شفاعة جدک غدا ثم کر

مارا جاؤں آپ کی مدد میں شاید اس جان نثاری سے تمہارے نانا کی شفاعت قیامت میں مجھکو نصیب ہو پھر حملہ کیا

علی عسکر عمر بن سعد فلم یزل یقاتلهم حتی قتل و قتل

لشکر عمر بن سعد پر پھر خوب لڑتا رہا اوس گروہ بیدین سے یہانتک کہ وہ آپ شہید ہوا اور

معه اخوه وابنه ومولاه ایضا فالتحم القتال حتی قتل اصحاب

اوسکے ساتھ اوسکا بھائی اور بیٹا اور غلام سب شہید ہوے پھر خوب لڑائی ہوئی یہانتک کہ مارے گئے ہمراہی

الحسین علیه السلام باسرهم وولده واخوته وبنوا عمه و

امام حسین علیہ السلام کے سب اور آپکے صاحبزادے اور بھائی اور چچیرے بھائی اور

بقی وحده فبارز بنفسه وسیفه مصلت فی یده فلم یزل

آپ تنہا رہ گئے پھر خود مقابل آئے اور ننگی تلوار آپکے ہاتھ میں تھی پھر ہمیشہ خوب

یقاتل ویقتل من برز الیه حتی قتل منهم الکثیر فاثخنته

لڑتے رہے اور جو سامنے نکلتا تھا اوسکو آپ مارتے تھے یہانتک کہ مار ڈالے بہت لوگوں کو پھر تو چور چور کر ڈالا آنحضرت کو

الجراحات والسهام تاتیه من کل جانب واقبل الشمر

زخموں نے اور تیر برسنے لگے چاروں طرف سے اور سامنے آیا شمر

ذوالجوشن السکونی فی کتیبته فحال بینه وبین رحله

ذوالجوشن سکونی اپنی فوج کے ساتھ سو حائل ہوگیا درمیان امام اور درمیان خیمہ

وحرمه فصاح الحسین علیه السلام ویحکم یا شیعة

اہل بیت کے پھر للکارے امام حسین علیہ السلام کہ خرابی ہو تمہاری اے گروہ

الشیطان انا الذی اقاتلکم فما لکم تتعرضون للحرم

شیطان میں تمسے لڑتا ہوں تمکو گھر والوں سے کیا کام

فان النساء لم یقاتلنکم فقال الشمر لاصحابه کفوا عن النساء

بی بیاں تو تمسے نہیں لڑتیں ف یہ سنکر شمر نے اپنے لوگوں سے کہا کہ جانے دو عورتوں کی طرف

AsliAhleSunnet.com

واقصد الرجل في نفسه فمالوا بالسهام والرماح حتى

اور اسی شخص کو سو وہ ظالم پھر پڑے امام پر تیر اور نیزے لیکر یہانتک کہ

سقط على الارض شهيدا واجتز راسه نصر بن خرشة

گر پڑے آنحضرت زمین پر شہید ہوکر اور سر مبارک کو کاٹنے لگا نصر بن خرشہ

فلم يقدر على قطع راسه فنزل خولى بن يزيد فقطع

سو نہ کاٹ سکا تب اوترا خولی بن یزید تو اوسنے کاٹا

راسه وفي رواية فقال الشمر لاصحابه ويلكم ما تنتظرون

ف اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا شمر ملعون نے اپنے ساتھیوں کو کمبختو اب کیا راہ دیکھتے ہو

بالرجل وقد اثخنته الجراحات متوالت عليه السهام و

اب تو چور چور کیا ہے اس شخص کو زخموں نے پھر پے درپے پڑے امام حسین علیہ السلام پر تیر اور

الرماح حتى وصل سهم شقي من الاشقياء الى حنكه

نیزوں کا یہانتک کہ پار ہوگیا ایک ظالم کا تیر تالو مبارک سے

فسقط عن الفرس وضربه شمر على وجهه فادركه سنان

پھر گر پڑے آنحضرت گھوڑے سے اور اسی حال میں تلوار ماری شمر نامرد نے چہرہ مبارک پر پھر سنان

بن انس النخعي فطعنه برمح ونزل خولى بن يزيد

ابن انس نخعی نے نیزہ مارا ف۲ اور اوترا خولی بن یزید

ليقطع راسه فارتعدت يداه فنزل اخوه شبل ابن يزيد

سر کاٹنے کو سو کانپنے لگے اوسکے ہاتھ پھر اوترا اوسکا بھائی شبل بن یزید

فقطع راسه ودفعه الى اخيه خولى ثم دخلوا على الحرم

اور اوسنے کاٹا سر مبارک کو اور حوالے کیا اپنے بھائی خولی کو بعد اسکے گھس پڑے اہل بیت میں

واسروا اثنى عشر غلاما من بني هاشم ومن كان من النساء

اور قید کرلیے بارہ لڑکے ف۳ بنی ہاشم سے اور جتنی بی بیاں تھیں

AsliAhleSunnet.com

وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَشِمْرٌ نَفَرًا فَرَكِبُوا الْخُيُوْلَ لَهُمْ وَاَوْطَؤُا الْحُسَيْنَ

اور حکم کیا عمر بن سعد اور شمر ذی الجوشن نے کچھ لوگوں کو سو ہو کر سوار چڑھ گئے اوپر ان کے گھوڑوں کو روند ڈالا امام

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَرْسَلُوا الرَّأْسَ الْمُكَرَّمَ مَعَ بَشِيْرِ بْنِ

علیہ السلام کو ف۱ اور بھیجا سر مبارک ف۲ بشیر ابن

مَالِكٍ وَخَوْلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ اِلَى ابْنِ زِيَادٍ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ

مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ ابن زیاد پاس ف۳ اور شہید ہوئے

الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ الْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ

امام حسین علیہ السلام کے ساتھ آپکے اہل بیت میں سے ف۴ عباسؓ اور عثمانؓ

وَمُحَمَّدٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَالْقَاسِمُ

اور محمد اور عبداللہ اور جعفر پانچ بیٹے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے اور قاسم

وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعُمَرُ وَاَبُوْ بَكْرٍ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقُتِلَ مَعَهُ

اور عبداللہ اور عمر اور ابو بکر چار بیٹے امام حسن علیہ السلام کے اور شہید ہوئے

اِبْنَاهُ عَلِيُّ الْاَكْبَرُ فَاِنَّهُ قَاتَلَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْهِ حَتّٰى قُتِلَ

دو بیٹے خود امام حسین علیہ السلام کے ایک تو علی اکبر کہ وہ اپنے باپ کے سامنے خوب لڑے یہاں تک کہ شہید ہوئے

شَهِيْدًا وَعَبْدُ اللّٰهِ قُتِلَ صَغِيْرًا بِكَرْبَلَاءَ جَاءَهُ سَهْمُ شَقِيٍّ

ف۵ اور دوسرے عبداللہ ف۶ بچے ہی مارے گئے کربلا میں اپنے باپ کی گود میں تھے کہ آ کر لگا ایک تیر ایک شقی کا

وَهُوَ فِيْ حِجْرِ اَبِيْهِ فَقَتَلَهُ وَقُتِلَ مَعَهُ مُحَمَّدٌ وَعَوْنٌ اِبْنَا عَبْدِ اللّٰهِ

سو شہید ہوئے اور امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہوئے محمد اور عون دو بیٹے عبداللہ

ابْنِ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَجَعْفَرٌ بَنُوْ عَقِيْلِ بْنِ

ابن جعفر طیار کے اور عبداللہ اور عبدالرحمن اور جعفر تین بیٹے عقیل ابن

اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَكَانَتْ شَهَادَتُهُ يَوْمَ

ابی طالب کے ف۷ راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے اور تھی شہادت ان کی دسویں تاریخ

AhlAhleSunnet.com

عاشوراء سنة احدى وستين من الهجرة وله يومئذ

محرم ۶۱ سنہ ہجری میں ف۱ اور جب آپ کی عمر تھی

ستة وخمسون سنة وخمسة اشهر وخمسة ايام وامر

چھپن برس ۵۶ اور پانچ مہینے اور پانچ دن کی ف۲ اور

الشقي ابن زياد بالرأس المكرم فدير به في سكك

ابن زیاد بدنہاد کے حکم سے سر مبارک کو پھرایا کوفے کی گلیوں میں

الكوفة ثم ارسله مع رؤس سائر الشهداء وسبايا

پھر بھیجدیا سر مبارک کو اور شہیدوں کے سروں کے ساتھ اور

اهل البيت الى يزيد بن معاوية مع شمر ذي الجوشن

اہل بیت کے قیدیوں کو یزید بن معاویہ پاس ساتھ شمر ذی الجوشن کے

وكان بدمشق ثم وجه ذرية الحسين عليه السلام

شہر دمشق میں پھر روانہ کیا یزید نے اہل بیت اور سر مبارک حسین علیہ السلام کو

وراسه مع علي بن الحسين الى المدينة انا لله وانا اليه

ساتھ امام زین العابدین کے مدینے کیطرف ف۳ ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب اوسی کی طرف

راجعون واما اخبار النبي صلى الله عليه وآله وسلم

پھر جانا پر خبر دینا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا

بهذه الواقعة الهائلة من جهة الوحي بواسطة جبرئيل

اس واقعہ ہولناک سے بواسطہ وحی فرلانے جبرئیل کے

وغيره من الملائكة فمشهور متواتر من ذلك ما اخرجه

وغیرہ فرشتوں کے سو مشہور اور متواتر ہے از انجملہ وہ حدیث ہے کہ روایت کی

ابن سعد والطبراني عن عائشة رضي الله عنها ان النبي

ابن سعد نے اور طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پیغمبر خدا

ف۱ جمعہ کے روز ... ف۲ ... ف۳ ... ف۴ اختلاف ...

۲۵

... خلاصۃ الوفا میں ... امام حسن علیہ السلام ... ابن عبد الملک ... سلیمان ...

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ اَنَّ ابْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ

صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو خبر دی جبرئیل نے کہ میرا بیٹا حسین مارا جاوے گا

بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ فَجَآءَنِیْ بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهَا

میرے بعد زمین طف مین ف۱ اور میرے پاس یہ مٹی لائے جبرئیل اور مجھسے کہا کہ یہی اونکے

مَضْجَعُهٗ وَمِنْهُ مَا اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْحَاکِمُ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ

لیٹنے کی جگہ ہے ف۲ اور انمین سے وہ حدیث ہے کہ روایت کی ابو داود نے اور حاکم نے ام فضل

بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ

بنت حارث سے ف۳ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آئے

جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ ابْنِیْ هٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ

جبرئیل علیہ السلام پھر مجھے خبر دی کہ میری امت قریب ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے کو یعنی امام حسین علیہ السلام کو

وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ اَحْمَدُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

اور مجھے دی تھوڑی مٹی سرخ اوس زمین کی ف۴ اور روایت کی امام احمد بن حنبل نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ

عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ دَخَلَ عَلَی الْبَیْتَ مَلَكٌ لَمْ یَدْخُلْ

علیہ و آلہ وسلم نے کہ بیشک میرے گھر مین آیا ایک فرشتہ کہ کبھی میرے پاس نہ آیا تھا

عَلَیَّ قَبْلَهَا فَقَالَ لِیْ اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا یَعْنِیْ حُسَیْنًا مَقْتُوْلٌ وَّاِنْ

اس سے پہلے سو کہا مجھسے کہ آپ کا یہ بیٹا یعنے حسین علیہ السلام مارا جاوے گا اور آپ

شِئْتَ اَرَیْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِهَا فَاَخْرَجَ تُرْبَةً

چاہیے تو دکھاؤن آپ کو اوس زمین کی مٹی جہان یہ مارا جاوے گا پھر نکالی تھوڑی مٹی لال

حَمْرَآءَ وَاَخْرَجَ الْبَغَوِیُّ فِیْ مُعْجَمِهٖ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی

سرخ اور روایت کی امام محی السنہ بغوی نے اپنی معجم مین ف۵ حضرت انس رضی اللہ تعالے

عَنْهُ قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَكُ الْمَطَرِ رَبَّهٗ اَنْ یَّزُوْرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

عنہ کی حدیث سے کہ کہا انس نے اذن مانگا مینھ کے موکل فرشتے نے اپنے پروردگار سے اذن مانگا کہ زیارت کرے رسول خدا صلے

ف۱ طف نام ہے ایک جگہ کا کوفہ کے پاس ۱۲ ق اور اب اوسکا نام کربلا مشہور ہے ۱۲ ف۲ یعنے جہان شہید ہونگے اور اوسی جگہ دفن ہونگے وہین کی یہ مٹی ہے ۱۲ منہ ف۳ یعنے عبد اللہ بن عباس کی والدہ و حضرت ام المومنین میمونہ کی ہمشیرہ ۱۲ منہ ف۴ یعنے جس زمین میں قتل ہونگے حسین علیہ السلام ۱۲ ف۵ معجم ایک کتاب ہے ... حدیث ... کی ... اور ... تہذیب ... الشہادتین

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهٗ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

علیہ وآلہ وسلم کو سو اوسکو اجازت ہوئی اور او سوقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِيْ عَلَيْنَا الْبَابَ

حضرت ام سلمہؓ کے گھر مین تھے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ام سلمہؓ دروازے سے خبردار رہو

لَا يَدْخُلُ اَحَدٌ فَبَيْنَا هِيَ عَلَى الْبَابِ اِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ

کوئی آنے نہ پاوے پھر اسی اثنا مین کہ وہ دروازے پر نگہبان تھین یکایک آکر امام حسین علیہ

السَّلَامُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

السلام بزور اندر چلے گئے پھر کودنے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ

وَسَلَّمَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَلْثِمُهٗ

وسلم پر ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو چومنے لگے

وَيُقَبِّلُهٗ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ اَتُحِبُّهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ

چومنے لگے تب کہا آنحضرت سے فرشتے نے آپ انکو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپکی امت عنقریب انکو مار ڈالے گی

وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ بِهٖ فَاَرَاهُ فَجَاءَ بِسَهْلَةٍ

اور آپ چاہین تو آپکو وہ مکان دکھا دون جہان یہ مارے جائین گے سو آپکو لاکے دکھائی ذرا سی کنکری

اَوْ تُرَابٍ اَحْمَرَ فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا قَالَ ثَابِتٌ

یا مٹی سرخ پھر اوس مٹی کو حضرت ام سلمہؓ نے اپنے کپڑے مین رکھ لیا ثابت نے کہا ہم

كُنَّا نَقُوْلُ اِنَّهَا كَرْبَلَاءُ وَاَخْرَجَهٗ اَيْضًا اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ

کہا کرتے تھے کہ وہ زمین کربلا ہے اور اسی کو روایت کیا ہے ابو حاتم نے اپنے صحیح مین اور امام

ابْنِ اَحْمَدَ فِيْ زِيَادَةِ الْمُسْنَدِ قَالَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ اَحْمَرَ وَاَخْرَجَ

احمد کے بیٹے نے کتاب زیادۃ المسند مین یون روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا نے پھر مجھے ایک مٹھی دی سرخ اور

الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بیٹی حارث سے کہ مین گئی پاس

ف [illegible] صواعق محرقہ [illegible] تحریر الشہادتین

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِالْحُسَیْنِ فَوَضَعْتُہٗ
جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک دن حسین علیہ السلام کو لیکر سو رکھدیا میں نے
فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ حَانَتْ مِنِّی الْتِفَاتَۃٌ فَاِذَا عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
حسینؑ کو حضرت کی گود میں پھر جو میں دیکھوں ف تو رسول خدا صلے اللہ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تُھْرِیْقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ فَقَالَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ
علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں پھر فرمایا حضرت صلعم نے کہ مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے
اَنَّ اُمَّتِیْ تَقْتُلُ ابْنِیْ ھٰذَا وَاَتَانِیْ بِتُرْبَۃٍ مِّنْ تُرْبَتِہٖ حَمْرَاءَ وَاَخْرَجَ
کہ میری امت شہید کریگی اس میرے بیٹے کو اور دی ہے مجھکو جبرئیلؑ نے اسکے مقتل کی مٹی سرخ اور روایت کی
اِبْنُ رَاھَوَیْہِ وَالْبَیْھَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
ابن راہویہ اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ یَوْمٍ فَاسْتَیْقَظَ وَھُوَ خَاثِرٌ وَفِیْ یَدِہٖ
علیہ وآلہ وسلم کروٹ سے سوتے تھے ایک دن سو جاگ پڑے اور آپ غمگین تھے اور آپکے ہاتھ میں
تُرْبَۃٌ حَمْرَاءُ یُقَلِّبُھَا قُلْتُ مَا ھٰذِہِ التُّرْبَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ
سرخ مٹی تھی کہ اوسکو اولٹتے پلٹتے تھے میں نے پوچھا یہ کیا مٹی ہے یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو
جِبْرِیْلُ اَنَّ ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ وَھٰذِہٖ تُرْبَتُھَا
جبرئیلؑ نے کہ حسینؑ مارا جائے گا عراق کی زمین پر اور یہ مٹی وہیں کی ہے
وَاَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اسْتَاْذَنَ مَلَکُ الْمَطَرِ رَبَّہٗ
اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے انسؓ سے کہ کہا اجازت مانگی فرشتہ مینہ برسانے والے نے
اَنْ یَّاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَہٗ فَدَخَلَ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اوسکو اجازت ہوئی پھر آئے
الْحُسَیْنُ فَجَعَلَ یَقَعُ عَلٰی مَنْکِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
حسین علیہ السلام تو جھومنے لگے مونڈھے پر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

ف یہ حدیثیں خصائص کبریٰ کی ہیں

ف [illegible]

AsliAhleSunnet.com

فقال الملك اتحبه قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم نعم قال

سو پوچھا اوس فرشتے نے کہ آپ اس لڑکے کو پیار کرتے ہیں فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاں کہا اوس نے

فان امتك تقتله وان شئت اريتك المكان الذي يقتل فيه

آپ کی امت اسکو قتل کرے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھلا دوں مکان جہاں یہ مارا جائیگا

فضرب بيده فاراه ترابا احمر فاخذته ام سلمة فصرته

پھر اوسنے اپنا ہاتھ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر لیا مٹی کو حضرت ام سلمہ نے پھر اپنے کپڑے میں

في ثوبها فكنا نسمع انه يقتل بكربلاء واخرج ابو نعيم عن ام سلمة

باندھ رکھی انس نے کہا ہم سنا کرتے تھے کہ حسین شہید ہونگے کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ نے

قالت كان الحسن والحسين يلعبان في بيتي فنزل جبرئيل فقال

کہا کہ حسن اور حسین میرے گھر میں کھیلتے تھے پھر اوترے جبرئیل علیہ السلام سو کہنے لگے

يا محمد ان امتك تقتل ابنك هذا من بعدك واومى الى الحسين

یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری امت شہید کریگی اس بیٹے کو آپ کے بعد اور اشارہ کیا طرف حسین علیہ السلام کے

واتاه بتربة فشمها ثم قال ريح كرب وبلاء وقال يا ام سلمة

اور دی آپ کو تھوڑی مٹی سو حضرت نے اوسکو سونگھا پھر فرمایا اسمیں بو آتی ہے رنج اور بلا کی اور فرمایا اے ام سلمہ رض

اذا تحولت هذه التربة دما فاعلمي ان ابني قد قتل فجعلتها في

جب ہو جاوے یہ مٹی خون تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا پھر رکھا اوس مٹی کو

قارورة واخرج ابن عساكر عن محمد بن عمر بن حسن قال كنا مع

شیشے میں بند کر رکھا ف اور روایت کی ابن عساکر نے امام حسن کے پوتے محمد سے کہا اونہوں نے کہ ہم تھے ساتھ

الحسين بنهري كربلاء فنظر الى الشمر ذي الجوشن فقال صدق

امام حسین علیہ کے کربلا کی دو نہروں پر ف٢ پھر دیکھا امام نے شمر ذی الجوشن کو سو فرمایا سچا ہے

الله ورسوله قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى

اللہ اور اوسکا رسول فرمایا جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ گویا میں دیکھتا ہوں

AsliAhleSunnet.com

كلب ابقع يلغ في اهل بيتي وكان شمر ابرص واخرج ابن السكن

کہ ایک کتا ابلق منہ ڈالتا ہے میرے اہل بیت کے خون میں اور تھا شمر ذی الجوشن کوڑھی ف اور روایت کی ابن سکن

والبغوي في الصحابة وابو نعيم من طريق سحيم عن انس ابن

اور بغوی نے کتاب الصحابہ میں اور ابو نعیم نے سحیم سے کہ انس بن

الحارث قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول

حارث نے کہا کہ میں نے سنا جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے

ان ابني هذا يقتل بارض يقال لها كربلاء فمن يشهد ذلك

کہ یہ بیٹا میرا ف مارا جائیگا اوس زمین میں جسکا نام کربلا ہے سو جو شخص کہ تم لوگوں میں سے وہاں موجود ہو

منكم فلينصره فخرج انس بن الحارث الى كربلاء فقتل بها مع الحسين

اوسکی مددگاری کرے سو گئے انس بن حارث کربلا کو اور شہید ہوئے امام حسین کے ساتھ ف اور

واخرج البيهقي عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ان الحسين دخل

اور روایت کی بیہقی نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ حسین علیہ السلام آئے پاس

على النبي صلى الله عليه وآله وسلم وعنده جبرئيل في مشربة

نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کے پاس جبرئیل تھے حضرت

عائشة فقال له جبرئيل ستقتله امتك وان شئت اخبرتك

عائشہ کے بالاخانے پر سو کہا جبرئیل نے قریب شہید کریگی اسکو آپکی امت اور آپ چاہیں تو میں بتاؤں آپکو

بالارض التي يقتل فيها واشار جبرئيل بيده الى الطف بالعراق

وہ زمین جس میں یہ شہید ہوگا اور جبرئیل نے ہاتھ سے اشارہ کیا طرف جنگل میدان عراق کی ف

فاخذ تربة حمراء فاراه اياها واخرجه من طريق آخر عن

پھر لیکر وہاں کی مٹی سرخ دکھلائی حضرت کو اور بیہقی نے یہ حدیث

ابي سلمة عن عائشة موصولا واخرج البيهقي عن الشعبي قال

ابی سلمہ سے اوسنے حضرت عائشہ سے موصول بھی روایت کی ہے ف اور روایت کی بیہقی نے شعبی سے کہا اونہوں نے کہ عبد اللہ

AsliAhleSunnet.com

إن ابن عمر قدم المدينة فأخبر أن الحسين قد توجه إلى العراق

ابن عمر آئے مدینے میں پھر خبر پائی کہ جناب امام حسین علیہ السلام چلے گئے ہیں عراق کی طرف

فلحقه في مسيرة ليلتين من الربذة فقال له إن الله تعالى خير

سو جا ملے عبد اللہ بن عمر امامؑ سے اوس مقام میں جہاں سے ربذہ دو منزل تھا پھر کہا عبد اللہ بن عمر نے امامؑ کو کہ اللہ تعالیٰ نے

نبيه بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة ولم يرد الدنيا وإنكم

اپنے پیغمبر کو اختیار دیا تھا دنیا اور آخرت میں اختیار کیا حضرت نے آخرت کو اور نہ چاہا دنیا کو اور تم حضرت کے

بضعة منه والله لا يليها أحد منكم أبدا وما صرفها الله تعالى

جگر پارہ ہو واللہ نہ ملے گی دنیا کسی کو تم میں سے کبھی اور جدا جو کی ہے حکومت دنیا کی اللہ تعالیٰ نے

عنكم إلا للذي هو خير لكم فارجعوا فأبى فاعتنقه ابن عمر

تم سے تو اسی میں کچھ بہتری چاہی ہے تمہارے واسطے سو پلٹ چلو پھر امامؑ نے انکار کیا اور گلے لگایا امامؑ کو عبد اللہ نے

وقال أستودعك الله تعالى من قتيل وأخرج الحاكم عن ابن

اور کہا تمکو سپرد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے اے شہید ہونے والے اور روایت کی حاکم نے عبد اللہ بن

عباس قال ما كنا نشك وأهل البيت متوافرون أن الحسين يقتل

عباس سے کہ کہا ہمکو شک نہ تھی اور اہل بیت بکثرت تھے آپس میں کہ حسینؑ شہید ہونگے

بالطف وأخرج أبو نعيم عن يحيى الحضرمي أنه سافر مع علي إلى

کربلا میں اور روایت کی ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے کہا یحیی نے کہ میں نے سفر کیا حضرت علیؑ کے ساتھ

صفين فلما حاذى نينوى نادى صبرا أبا عبد الله بشط

صفین کی طرف پھر جب برابر پہنچے نینوے کے تو حضرت امیر علیہ السلام نے پکار کر فرمایا کہ صبر کیجیو اے ابا عبد اللہ لب

الفرات قلت ماذا قال إن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

فرات کے میں نے عرض کیا یہ کیا آپنے فرمایا کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

حدثني جبريل أن الحسين يقتل بشط الفرات وأراني قبضة

کہا ہے مجھ سے جبرئیل نے کہ حسینؑ شہید ہوگا کنارے پر فرات کے اور دکھلائی مجھکو مٹھی بھر

AsliAhleSunnet.com

من تربته واخرج ابو نعيم عن اصبغ بن نباتة قال اتينا مع علي

اور روایت کی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے کہا کہ ہم آئے تھے حضرت علی ع

عليه السلام على موضع قبر الحسين فقال ههنا مناخ ركابهم

علیہ السلام کے ساتھ قبر گاہ حسین علیہ السلام پر سو کہا جناب امیر نے کہ یہ شہید ہونگے اونٹ بندھنے کا

وموضع رحالهم ومهراق دمائهم فتية من آل محمد يقتلون

مقام ہے اور یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے اور یہ اونکو خون بہنے کا مقام ہے کتنے جوان محمد کی اہل بیت سے ہیں مارے جاوینگے

بهذه العرصة تبكي عليهم السماء والارض واخرج الحاكم وصححه

جن پر روویگا آسمان اور زمین اور روایت صحیح کی حاکم نے

عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال اوحى الله تعالى الى

عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ وحی بھیجی اللہ تعالے نے

محمد صلى الله عليه وآله وسلم اني قتلت بيحيى ابن زكريا سبعين

حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مینے مارے یحیے بن زکریا کے عوض ستر

الفا واني قاتل بابن بنتك سبعين الفا وسبعين الفا واخرج

ہزار اور مجکو مارنے تیرے نواسے کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار اور روایت کی

احمد والبيهقي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعا عنہما سے کہ اونھوں نے کہا

رايت النبي صلى الله عليه وآله وسلم في النوم ذات يوم نصف

دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں ایک دن دو

النهار اشعث اغبر بيده قارورة فيها دم فقلت ما هذه

پہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ آپکے ہاتھ میں شیشہ ہے وسمین خون بھرا ہے مینے کہا کہ یہ کیا ہے

قال دم الحسين واصحابه لم ازل التقطه منذ اليوم فاحصي

حضرت نے فرمایا کہ یہ خون حسین و اور او سکے ساتھیوں کا ہے میں اوٹھاتا ہوں وسی آج صبح سے ابن عباس کہتے ہیں

AsliAhleSunnet.com

ذلك الوقت فوجدته قد قتل ذلك اليوم واخرج الحاكم

کہا اور دیکھا میں نے اوس وقت کو پھر خبر پہونچی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اوسی دن ف اور روایت کی حاکم

والبيهقي عن ام سلمة قالت رايت رسول الله صلى الله عليه واله

اور بیہقی نے ام سلمہ سے کہا اونھون نے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم في المنام وعلى راسه ولحيته التراب فقلت ما لك يا رسول

وسلم کو خواب میں کہ آپکا سر اور داڑھی خاک آلودہ ہے میں نے کہا کہ یہ کیا حال ہے یا رسول

الله قال شهدت قتل الحسين انفا واخرج البيهقي وابو نعيم

اللہ حضرت نے فرمایا کہ میں گیا تھا مقتل حسین پر ابھی ف۲ اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن بصرة الازدية قالت لما قتل الحسين مطرت السماء دما فاصبحنا

بصرہ ازدیہ سے کہا جب شہید ہوئے حسین علیہ السلام تو برسا آسمان سے خون پھر جب صبح کی ہمنے

وحبابنا وجرارنا وكل شيء لنا ملان دما واخرج البيهقي وابو نعيم

تو ہمارے مٹکے اور گھڑے اور تمام برتن ہمارے لبالب تھے خون سے اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے

عن الزهري قال بلغني انه يوم قتل الحسين لم يقلب حجر من

زہری سے کہا زہری نے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ جسدن شہید ہوئے حسین ع جو پتھر کہ اوٹھایا

احجار بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جاتا تھا بیت المقدس میں اوسکے تلے نکلتا تھا خون تازہ سرخ اور روایت کی بیہقی نے

عن ام حبان قالت يوم قتل الحسين اظلمت علينا ثلاثا ولم يمس

ام حبان سے کہا جسدن شہید ہوئے حسین علیہ السلام اندھیرا رہا ہم پر تین دن اور ملی

منا احد من زعفرانهم شيئا يجعله على وجهه الا احترق و

جسنے زعفران منہ پر اوسکا منہ جل گیا اور

لم يقلب حجر بيت المقدس الا وجد تحته دم عبيط واخرج البيهقي

جو اوٹھایا پتھر بیت المقدس کا نکلا اوسکے نیچے خون تازہ سرخ ف۳ اور روایت کی بیہقی

عن جميل بن مرة قال اصابوا ابلا في عسكر الحسين يوم قتل فنحروها
جمیل بن مرہ سے کہا کہ پکڑ لے گئے یزید کے لشکر والے کئی اونٹ لشکر حسین سے جس دن شہید ہوئے حسین پھر ذبح کیا
وطبخوها فصارت مثل العلقم فما استطاعوا ان يسيغوا منها شيئا
اور پکایا سو ہو گئے ایسے کڑوے جیسے اندرائن کا پھل پھر اونکو کوئی نہ کھا سکا
واخرج البيهقي وابو نعيم عن سفيان قال حدثتني جدتي قالت
اور روایت کی بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے کہا یوں نقل کیا مجھ سے میری دادی نے
لقد رايت الورس عاد رمادا ولقد رايت اللحم كان فيه النار
کہ دیکھا میں نے ورس کو کہ ہو گئی راکھ ف ۱ اور دیکھا میں نے گوشت کو جیسے وس میں آگ بھری تھی
حين قتل الحسين واخرج البيهقي عن علي بن مسهر قال حدثتني
جس دن شہید ہوئے حسین اور روایت کی بیہقی نے علی بن مسہر سے کہا اوسنے سنا میں نے
جدتي قالت كنت ايام قتل الحسين جارية شابة فكانت السماء
اپنی دادی سے کہا کہ تھی میں جب شہید ہوئے تھے حسین لڑکی نوجوان سو چند روز آسمان
اياما تبكي له واخرج ابو نعيم من طريق سفيان عن جدته قالت
رو یا کیا امام پر ف ۲ اور روایت کی ابو نعیم نے کہ سنا سفیان نے اپنی دادی سے کہ اوسنے کہا
شهد رجلان من قتل الحسين فاما احدهما فطال ذكره حتى كان
دو آدمی جو قتل حسین میں شریک تھے سو ایک کا اتنا بڑھ گیا تھا آلہ تناسل کہ اوپنی کمر سے
يلفه واما الاخر فكان يستقبل الراوية بفيه حتى ياتي على اخرها
باندھ لیتا تھا ف ۳ اور دوسرے کو اتنی پیاس تھی کہ پی جاتا تھا ساری پکھال کی پکھال اور پیاس نہ بجھتی تھی
فما يروى واخرج ابو نعيم عن حبيب بن ثابت قال سمعت الجنة
ف ۴ اور روایت کی ابو نعیم نے حبیب ابن ثابت سے کہا اوسنے کہ سنا میں نے جنوں کو کہ
تنوح على الحسين وهي تقول شعر مسح النبي جبينه + فله
روتے تھے حسین پر یہ پڑھ کر ف ۵ شعر اوس جبین کو نبی نے چوما تھا + تھی

AsliAhleSunnet.com

برِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ ✤ اَبَوَاہُ فِیْ عُلْیَا قُرَیْشٍ ✤ وَجَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ ✤
چمک گیا ہی اوسکے چہرے پر ✤ اوسکے ماں باپ تھے قریش کی جان ✤ اوسکا نانا جہان سے بہتر ✤

وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ مِنْ طَرِیْقِ حَبِیْبِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ
اور روایت کی ابو نعیم نے طریق حبیب بن ثابت سے کہ حضرت ام سلمہؓ نے کہا نہیں سنا

نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّیْلَۃَ وَمَا اُرٰی
رونا جنوں کا جب سے انتقال ہوا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مگر آج کی رات تو بیٹے جانا

اِبْنِیْ اِلَّا قَدْ قُتِلَ یَعْنِی الْحُسَیْنَ فَقَالَتْ لِجَارِیَتِہَا اُخْرُجِیْ فَاسْئَلِیْ
کہ میرا بیٹا حسینؑ شہید ہوا بعد کہا حضرت ام سلمہؓ نے اپنی لونڈی سے کہ گھر سے نکلکر پوچھ تو

فَاُخْبِرَتْ اَنَّہٗ قَدْ قُتِلَ وَاِذَا الْجِنَّۃُ تَنُوْحُ شِعْرٌ اَلَا یَا عَیْنُ فَانْہَمِلِیْ
پھر معلوم ہوا کہ حسینؑ شہید ہوئے اور جن یہ کہکر رونے لگے شعر ہو سکے جتنا رو لے تو اے

بِجُہْدٍ ✤ وَمَنْ یَّبْکِیْ عَلَی الشُّہَدَآءِ بَعْدِیْ ✤ عَلٰی رَہْطٍ تَقُوْدُہُمُ
چشم ✤ کون روئے گا پھر شہیدوں کو ✤ پاس ظالم کے کھینچتی

الْمَنَایَا ✤ اِلٰی مُتَجَبِّرٍ فِیْ مُلْکِ عَہْدِیْ ✤ وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ مَزِیْدِ
لائی ✤ موت سارے وا اسے ان عزیزوں کو ✤ اور روایت کی ابو نعیم نے مزید

بْنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِیِّ عَنْ اُمِّہٖ قَالَتْ سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَی الْحُسَیْنِ
بن جابر حضرمی سے اوسنے اپنی ماں سے کہ اوسنے کہا سنا میں نے جنوں کو روتے حسین علیہ السلام پر

وَہِیَ تَقُوْلُ شِعْرٌ اَنْعِیْ حُسَیْنًا ہَبِلًا ✤ کَانَ حُسَیْنًا جَبَلًا
اور وہ کہتے تھے شعر ہوئے شہید سنا ون تمھیں بشیرہ ترے حسینؑ کو وہ رضا اور حسین کے اختر ✤

وَاَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنِ الْمِنْہَالِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنَا وَاللّٰہِ رَاَیْتُ رَاْسَ
اور روایت کی ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے کہا کہ میں نے واللہ دیکھا سر مبارک

الْحُسَیْنِ حِیْنَ حُمِلَ وَاَنَا بِدِمَشْقَ وَبَیْنَ یَدَیِ الرَّاْسِ رَجُلٌ یَقْرَاُ
حسین علیہ السلام کو کہ اوسکو لیے جاتے تھے نیزے پر اور میں شہر دمشق میں تھا اور آگے سر مبارک کے ایک شخص پڑھتا

سورة الكهف حتى بلغ قوله تعالى ام حسبت ان اصحاب الكهف

سورۂ کہف جب اس آیت پر پہونچا کہ کیا تو نے جانا کہ اصحاب کہف

والرقيم كانوا من اياتنا عجبا فانطلق الله الرأس بلسان ذرب فقال

اور رقیم ہماری نشانیوں قدرت سے اعجوبہ تھے تو گویا کر دیا اللہ نے سر مبارک کو زبان فصیح سے پھر کہا سر

اعجب من اصحاب الكهف قتلي وحملي واخرج ابو نعيم

کہ عجب ہی اصحاب کہف کے قصے سے قصہ قتل میرے کا اور اوٹھائے لیے پھرنا اور روایت کی ابو نعیم نے

من طريق بن لهيعة عن ابي قنبل قال لما قتل الحسين احتزوا

طریقی ابن لہیعہ سے اونسے ابی قنبل سے کہا کہ جب شہید ہوئے حسین اور سر مبارک کو

رأسه وقعدوا في اول مرحلة يشربون النبيذ فخرج عليهم

کاٹ کر شام کی طرف روانہ ہوئے اور پہلی منزل میں بیٹھے پیتے تھے خرمے کا شیرہ کہ اتنے میں نمودار ہوئی

قلم من حديد فكتب سطرا بدم شعر

ایک آہنی قلم اور اوسنے لکھا خون سے یہ شعر

اترجو امة قتلت حسينا ٭ شفاعة جده يوم الحساب

شبیر کے قاتل کیا فردائے قیامت میں ٭ امید بھی رکھتے ہیں نانا کی شفاعت کی ف۲

تمت

فائدہ جب یزید پلید قتل امام حسینؑ اور ہتک حرمت اہل بیت نبوی سے فارغ ہوا تو اس غرور سے
اوسکی شقاوت اور قساوت اور زیادہ ہوئی چنانچہ زنا اور لواطت اور بھائی کا بہن سے بیاہ اور سود وغیرہ منہیات
شرعیہ کو اوسنے اپنے عہد مین علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیوں کے ساتھ واسطے تاخت و
تاراج مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اوس شہر مطہر کے رہنے والے قتل اور لوٹ مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی و قریشی
صاحب وجاہت اور عوام الناس اور لڑکے ملاکر دس ہزار آدمیوں سے زیادہ شہید کیے اور لڑکونکو بندی کر لیا اور عورتونکو
لشکر والون پر مباح کر دیا اور ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبویؐ کے ستونون مین گھوڑے باندھے
چنانچہ گھوڑونے منبر اور قبر شریف کے درمیان کا مکان پیشاب اور لید سے نجس کیا اور تین دن تک
مسجد شریف مین لوگ نماز سے مشرف نہوئے فقط سعید بن مسیب دیوانے بنکے وہان حاضر رہے اور
کیا کیا کچھ اعمال قبیح کہ اوس مسجد مقدس اور شہر مطہر مین یزید والونے نہین کیے کہ زبان قلم کی اوسکی تفصیل
سے عاجز ہے اور منجنیق سے کعبۂ معظمہ کو سنگسار کیا کہ صحن حرم محترم کا پتھرونسے بھر گیا
اور ستون مسجد الحرام کے ٹوٹ گئے اور لباس خانہ کعبہ کو جلا دیا اور کعبے کے دروازے کے پردے کو
اوتار کے تنور مین جلا دیا کتنے دن بیت اللہ بے لباس اور وہانکے رہنے والے نہایت ایذا اور ہراس مین
رہے بالجملہ وہ بدبخت تین برس اور سات مہینے تخت حکومت پر سلطنت کر کے پندرھوین ربیع الاول سنہ
چونسٹھ ۶۴ ہجری مین جبکہ اوس پلید کے حکم سے کعبے کی بیحرمتی ہوئی اوسیدن شہر حمص مین شام کے
شہرونمین سے اونتالیس ۳۹ برس کی عمر مین واصل جہنم ہوا **فائدہ** جب مختار بن ابی عبید ثقفی عبد الملک
کی سلطنت مین کوفے پر غالب ہوا پہلے اپنے خواص خاص کو عمر بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا
بیٹا حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا کہ تیرا باپ کہان ہے اوسنے کہا کہ خانہ نشین ہے مختار نے
کہا کہ اب کیونکر حکومت رے سے دست بردار ہو کے گھر مین بیٹھا امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون نہ خانہ نشینی
نہ اختیار کی بعد اوسکے حکم دیا کہ عمر بن سعد اور اوسکے بیٹے اور شمر کی گردن مارین اور اونکے سرونکو
حضرت محمد بن حنفیہ پاس بھیجدیا پھر حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکہ کربلا مین شریک عمر بن سعد کا تھا اوسکو
جہان پاؤ مار ڈالو یہ حکم سنکے سب کوفے والے بصرے کو بھاگے اور لشکر مختار نے اونکا تعاقب کیا

AsliAhleSunnet.com

جسکو پایا مار ڈالا اور اوسکی لاش کو جلا دیا اور اوسکا گھر لوٹ لیا جب خولی بن یزید کو قید کرکے مختار پاس لائے اوسنے پہلے اوسکے چارون ہاتھہ پیر کاٹ ڈالے پھر اوسکو سولی چڑھایا پھر اوسکے بدن کو آگ مین جلا دیا اسی طرح سے ہر ایک لشکر ابن سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا صواعق محرقہ مین لکھا ہے مختار نے چھہ ہزار کوفے والونکو جو شریک امام حسین ع کے قتل مین تھے طرح طرح سے عذاب کرکے مارا **فائدہ** جب مختار بن سعد اور شمر اور خولی بن یزید اور اونکے ہمراہیونکو قتل کر چکا عبید اللہ بن زیاد کی فکر مین ہوا اور ابن زیاد اون دنون موصل مین جا رہا تھا اور اوسکے ساتھہ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے چنانچہ ابراہیم بن مالک اشتر کو فوج ہمراہ کرکے ابن زیاد کے مقابلے کو بھیجا جب ابراہیم سرحد موصل مین پھونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس موصل سے اوس سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک خوب لڑائی ہوئی قریب شام کے ابراہیم کی فوج نے لشکر ابن زیاد کو شکست دی جب ابن زیاد کے ہمراہی بھاگے ابراہیم نے حکم کیا کہ جسکو فوج مخالف سے پاوین زندہ نہ چھوڑین چنانچہ بہتونکو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد بھی مارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھجوا دیا جب سر ابن زیاد کا کوفے مین پھونچا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محفل کو آراستہ کرکے کوفے والونکو جمع کیا اوسوقت سر نامبارک ابن زیاد بد نہاد کا منگوا کے کہا اے اہل کوفہ دیکھو کہ خون ناحق امام حسین علیہ السلام نے ابن زیاد کو زندہ نہ چھوڑا تاریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ مختار کی لڑائی مین ستر ہزار اہل شام مارے گئے اور یہ واقعہ سنہ ہجری مین چھہ برس واقعہ کربلا کے بعد عاشورے کے دن واقع ہوا **فائدہ** ترمذی کی صحیح روایت مین وارد ہے کہ جب ابن زیاد اور اوسکے سردارونکے سر مختار پاس لاکے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا کہ لوگ اوسے دیکھ کے ہٹ گئے سانپ سب سرون مین سے عبید اللہ ابن زیاد کے سر پاس گیا اوسکے نتھنو مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اوسکے منہ سے نکلا پھر اوسکے منہ مین گھسا اور نتھنے سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت کی پھر غائب ہو گیا الحاصل ابن زیاد اور ابن سعد اور شمر ذی الجوشن اور قیس بن اشعث کندی اور خولی بن یزید اور سنان بن انس نخعی اور عبد اللہ بن قیس اور یزید بن مالک اور باقی

AsliAhleSunnet.com

غرض اسطرح طرح کی عقوبتون سے قتل ہوئے اور اونکی لاشونکو اسطرح گھوڑونکے سمون سے روندا کہ ہڈیان
چور چور ہو کر خاک سے برابر ہوگئین پر تاریخ والونکو اس امر مین اختلاف ہے کہ ابن سعد اور شمر وغیرہ ابن زیاد سے
پہلے مارے گئے یا پیچھے ہر نہج سے جو حاکم کی حدیث مین وعدہ منتقم حقیقی کا گذرا کہ امام حسین علیہ السلام
کے عوض ستر ہزار اور ستر ہزار شقی مارے جاوینگے سو محقق ہوا آخر آخر مختار کے عقیدے مین فساد
آیا اور اوسکو یہ خبط ہوا کہ اوسکی طرف وحی آتی ہے اور حضرت محمد بن الحنفیہ وہی مہدی موعود ہین
اور جب قبضہ اوسکا کوفے اور اوسکے اطراف اور جوانب پر خوب ہوگیا تو اوسکو داعیہ لڑائی کا عبد اللہ
بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ پیدا ہوا جب عبد اللہ بن زبیر کو یہ حال معلوم ہوا اونھون نے بھی اپنے
بھائی مصعب بن زبیر کو جو بصرے کے حاکم تھے اوسکے مقابلے کے واسطے معین کیا جب
مصعب بصرے سے لڑائی کے ارادے پر روانہ ہوئے تو مصعب اور مختار مین خوب جدال اور قتال
ہوا آخر الامر فتح مصعب بن زبیر کو نصیب ہوئی اور مختار اس معرکہ مین مارا گیا اور مصعب بن زبیر کوفے پر
قابض ہوئے آخر کو عبد الملک مصعب بن زبیر پر چڑھ آیا اور مصعب بن زبیر کو
اور ابراہیم بن مالک اشتر کو اکہتر سنہ ہجری مین قتل کیا **فائدہ** عبد الملک بن عمر ولیثی سے روایت
ہے کہ عجب اتفاق ہے کہ مینے دار الامارۃ کوفے مین پہلے امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک دیکھا
کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا پھر وہین ابن زیاد کا سر دیکھا کہ مختار
کے رکھا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے سامنے رکھا تھا پھر وہین مصعب بن زبیر کا
سر دیکھا کہ عبد الملک کے روبرو رکھا تھا ابن عمر ولیثی نے کہا جب مینے یہ حال عبد الملک کے
آگے بیان کیا وہ کہنے لگا خدا تجکو یہان پانچوان سر نہ دکھاوے اور اوس دار الامارۃ کی شامت
سے اوسی وقت اوسی کھدوا ڈالا قصہ کوتاہ جب عبد الملک نے مصعب بن زبیر پر فتح
پائی چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے کو مکے مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ حرم محترم
مین جدال اور قتال حرام ہے وہان جاکر کیونکر لڑین آخر ایک دن حجاج بن یوسف نے عبد الملک
کے سامنے آکے بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر مینے کاٹ لیا

AsliAhleSunnet.com

عبد الملک نے جانا کہ حجاج کے جانے کو عبد اللہ بن زبیر کے مقابلے مین تیار ہے اوسنے جلد ایک لشکر
حجاج کے ہاتھ نام کر کے مکہ معظمہ کیطرف روانہ کیا حجاج اصل طائف کا رہنے والا تھا اوسنے
وہان آکے اور فوج جمع کر کے متوجہ مکے کا ہوا اور وہان سرگرم قتال اور جدال کا ہوا اور بالکل
آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے نہایت بے ادبیون اور گستاخیون پر کمر باندھی یہانتک
کہ تمام حرم محترم کو شہیدونکے خون سے رنگین کیا اور عبد اللہ بن زبیر کو بھی سنہ ۷۲ بہتر یا تہتر ہجری مین
شہید کیا بعد اوسکے سولی چڑہایا پھر سولی سے اوتروا کے یہودیون کی قبر زمین مین ڈلوا دیا بعد
طے کرنے اس مرحلے کے حکومت مروانیونکی شام اور عراق اور حجاز مین جم گئی اور سب سلطنت اونکی
تراسی ۸۳ برس چار مہینے رہی ۱۲ تحریر الشہادتین اور صواعق محرقہ اور اشاعۃ لاشراط الساعۃ

خاتمۃ الطبع

حمد و ثنا ایسے خالق کو زیبا ہے کہ محمد مصطفے صلعم سا رسول پیدا کیا اور کمال شہادت اونکی دونو بیٹونکو دیا
کہ یہ رسالہ سر الشہادتین تصنیف مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی اور ترجمہ مولوی خرم علی اور ترجمہ مولانا محمد
سلامت اللہ کہ نام اوس ترجمہ کا تحریر الشہادتین ہے اور مرزا حسن علی کے فوائد صواعق محرقہ و اشاعۃ
و روضۃ الاحباب وغیرہ سے زیب حاشیہ کیا ہی اول بار سنہ ۱۲۶۷ ہجری مین مطبع مصطفائی مین مصطفی خان نے
اور دوسری بار مطبع نظامی واقع کانپور مین عبد الرحمن خان نے سنہ ۱۲۸۶ ہجری مین اور تیسری بار مطبع لسیدی مین
حافظ عبد الستار خان نے سنہ ۱۲۸۸ ہجری مین چھاپ کر نقد سعادت بدست افتخار لیا اب بکمال کوشش
مطبع نامی منشی نولکشور صاحب بمقام لکہنو شہر شعبان المعظم سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ء
مین حلیہ صحت و لباس خوش قطعی سے قامت زیبا طبع ذی آراستگی پائی اور مطبوع طبع اہل جہان ہوا

AsliAhleSunnet.com